Al-Kashaf: Research Journal for Social Sciences (Miscellaneous)
Volume: 04, No: 02. April –June 2024
ISSN: 2790 – 8798; E-ISSN: 2790 – 8801

ماحولیاتی تحفظ: معاصر تحدیات اور شرعی تعلیمات: پاکستانی تناظر میں ایک تجزیاتی مطالعہ

Environmental Protection: Contemporary Challenges and Shariah Teachings: Analytical Study in Pakistani Context

****Dr. Irfan Saghir** Dr. M. Aminuddin***Dr. Abida Iqbal***

**Lecturer, Shifa Tameer Millat University, Islamabad*

***Visiting Lecturer, Bahria University, Islamabad.*

****National University of Modern Languages, Islamabad*

KEYWORDS

Climate Change
Environmental Protection
Natural Resources Conservation
Pollution Control
Sustainability

ABSTRACT

The issue of protection from environmental pollution is one of the most complex issues in international relations. This complexity is due to the natural and human changes that are taking place at the local and global levels and that have negatively affected the integrity of the environment and the health of living beings. This situation has forced international, regional, and local organizations to create legal systems that prevent environmental damage and provide it with the necessary legal protection. It is noteworthy that Islamic Sharia, recognizing the importance of this issue centuries ago, emphasized protecting the environment and formulated strong rules and regulations for its protection. This research is designed to shed light on the topic of environmental protection, presenting the Sharia and legal position to provide maximum protection from the dangers of pollution in the land, air, and sea. It aims to clarify the extent to which Islamic Sharia encompasses the elements of the natural environment and their rulings. This study sheds light on the concept of environmental protection, Its Islamic jurisprudence, Pakistani laws, and methods of protection in international law.

موضوع کا تعارف

ماحولیاتی آلودگی سے تحفظ کا مسئلہ بین الاقوامی سطح پر سب سے پیچیدہ مسائل میں سے ایک ہے۔ یہ پیچیدگی دراصل مقامی اور عالمی سطح پر رونما ہونے والی قدرتی اور انسانی تبدیلیوں کی وجہ سے ہے، جو ماحول کی سالمیت اور جانداروں کی صحت پر منفی اثرات مرتب ہونے کا باعث بنی ہے۔ اس صورتحال نے بین الاقوامی، علاقائی اور مقامی تنظیموں کو ایسے قانونی نظام بنانے پر مجبور کیا ہے جو ماحول کو پہنچنے والے نقصان کو روکیں اور اسے ضروری قانونی تحفظ فراہم کریں۔ دنیا کے دیگر ممالک کی طرح پاکستان کو بھی ماحولیاتی تحفظ کے حوالے سے کافی زیادہ مسائل درپیش ہیں، جن کا سدباب نہایت ضروری ہے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو آنے والے دنوں میں بہت سے مسائل میں اضافہ ہونے کا امکان ہے جیسا کہ سانس کی بیماریاں، آنکھوں کی جلن، حد نگاہ کا کم ہونا، الرجی اور جلد کی بیماریاں، زراعت کی ترقی میں خلل، صاف پینے کی پانی میں کمی، قدرتی آفات، فصلوں کی پیداوار میں کمی، زمینی ار آبی آلودگی، غرض یہ کہ رب تعالیٰ کی جانب سے اس ملک کو جس قدر خوبصورتی اور ماحولیاتی حسن سے نوازا گیا ہے، اگر ابھی سے احتیاط نہ کی گئی تو سماجی، طبی، معاشی و معاشرتی توازن میں اچھا خاصا بگاڑ پیدا ہو سکتا ہے۔

*Corresponding Author: Dr. Irfan Saghir
Email Address: hirfan125@gmail.com

اگرچہ پاکستان میں ماحولیاتی تحفظ کے لیے ۱۹۸۳ء میں ہی قانون سازی کر دی گئی تھی، جس میں مختلف مراحل کے اندر اہم تبدیلیاں بھی کی گئیں، ماحولیاتی توازن میں بگاڑ پیدا کرنے والے کے لیے سزائیں بھی تجویز ہوئیں تاہم قانون پر اس طرح سے عمل در آمد نہیں ہوا، جس طرح کے ہونا چاہیے تھا، اس لیے آج پاکستان کو بہت سے ماحولیاتی مسائل کا سامنا ہے۔

اگر اسلامی تعلیمات کا جائزہ لیا جائے تو اسلام نے صدیوں پہلے اس مسئلے کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے ماحول کے تحفظ پر زور دیا تھا اور اس کے تحفظ کے لیے مضبوط اصول وضوابط وضع کیے تھے۔ اس آرٹیکل میں انہی تعلیمات کو بنیاد بنا کر پاکستان کو درپیش مختلف ماحولیاتی مسائل کا حل پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

بنیادی سوالات

- ماحولیاتی تحفظ کے حوالے سے کی گئی اس تحقیق کو درج ذیل سوالات میں ترتیب دیا جاسکتا ہے:
- کیا بین الاقوامی، علاقائی اور مقامی تنظیموں اور اداروں کی طرف سے آلودگی کے خلاف ماحولیاتی تحفظ کے لیے قائم کیے گئے قانونی فریم ورک کی اسلامی شریعت میں بنیادیں ملتی ہیں؟
- ماحولیاتی تحفظ سے متعلق پاکستان میں کی گئی قانون سازی کس حد تک مؤثر ہے؟
- ماحول کے لیے دستیاب تحفظ کتنا موثر ہے؟

مقاصد تحقیق

اس تحقیق کے درج ذیل مقاصد ہیں:

- زمین، ہوا اور سمندر کی آلودگی سے زیادہ سے زیادہ ممکنہ تحفظ حاصل کرنے کے لیے شرعی اور قانونی دونوں نقطہ نظر پیش کرتے ہوئے ماحولیاتی تحفظ کے مسئلے پر روشنی ڈالنا۔
- فطری ماحول کے اجزاء اور اس کے احکام کے بارے میں اسلامی شریعت کی جامعیت کو ظاہر کرنا۔
- ماحولیاتی تحفظ کے تصور کی وضاحت، اور اسلامی فقہ، پاکستانی قانون، اور بین الاقوامی قانون میں اس کی حفاظت کو کس طرح اہم سمجھا گیا ہے، اس کی وضاحت کرنا۔

منہج تحقیق

اس آرٹیکل میں "ماحولیاتی تحفظ" کی تحقیق کے لیے زیادہ تر تجزیاتی طریقہ کار استعمال کیا گیا ہے، اور بعض اوقات وضاحتی منہج کا بھی تذکرہ ہوا ہے، تاکہ اس موضوع کی حقیقت، احکام اور قواعد کو شرعی اور قانونی دونوں پہلوؤں کی روشنی میں پیش کیا جاسکے۔

ماحولیات کا لغوی مفہوم

ماحول کے لیے عربی زبان میں "البیئۃ" کا کلمہ استعمال ہوتا ہے۔ عربی کا یہ کلمہ لغوی طور پر "بوأ" سے ماخوذ ہے، عربی میں "بوأ" کا مطلب ہے: مقیم ہونا، اترنا اور رہائش اختیار کرنا۔ ماحول دراصل اس گھر یا جگہ کو کہتے ہیں جہاں انسان سکونت اختیار کرتا ہے۔ کچھ لغویین کی رائے ہے کہ " البیئۃ" دراصل وہ جگہ ہے جو انسانوں کے لیے کسی وادی یا پہاڑ کے دامن میں سکونت کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ اسی طرح بعض کی رائے یہ بھی ہے کہ ہر وہ جگہ جہاں کوئی رہائش اختیار کرے، اسے "ماحول" کہتے ہیں۔ (: حسب اللہ: ۱۹۸۶) قرآن کریم میں یہی کلمہ یوں استعمال ہوا ہے :

"وَٱلَّذِينَ تَبَوَّءُو ٱلدَّارَ وَٱلۡإِيمَٰنَ مِن قَبۡلِهِمۡ يُحِبُّونَ مَنۡ هَاجَرَ إِلَيۡهِمۡ"(الحشر:۰۹)

اوران لوگوں کے لیے بھی جو ان کے آنے) سے پہلے ایمان لاچکے تھے اور یہاں (دارالہجرت میں) مقیم تھے۔ جو بھی ہجرت کر کے ان کے پاس آئے وہ اس سے محبت کرتے ہیں۔

گویا کہ " البیئۃ "یعنی ماحول سے مراد وہ مکان اور جگہ ہے جہاں اس کائنات کے جاندار لوگ رہتے ہیں۔

ماحولیات کا شرعی مفہوم

لفظ "البیئۃ " قرآن یا سنت نبوی میں استعمال نہیں ہوا، تاہم اس کے لیے متعدد مترادف اصطلاحات کا استعمال ضرور ہوا ہے۔ قرآن نے "زمین" کی اصطلاح اس ماحول کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال کی ہے جس میں انسان رہتے ہیں، اس کے میدانی علاقے، وادیاں، پہاڑ، اس کے اندر موجود پودے اور جانور اور اس کے ارد گرد موجود آسمانی اجسام کو بھی اسی اصطلاح میں شامل کیا گیا ہے۔(مصطفی غانم:۱۹۹۷ء)

در حقیقت، لفظ "الارض "قدرتی ماحول کے روایتی مفہوم کا زیادہ درست اور زیادہ مخصوص اظہار ہے جو کہ مربوط ماحولیاتی نظاموں کے لیے ایک فریم ورک ہے جو انسانوں اور دیگر جانداروں کو زندگی کے عناصر اور بقا کے عوامل فراہم کرتا ہے۔

قرآن کریم میں "الارض" کی اصطلاح تقریبا(۴۸۵) دفعہ استعمال ہوئی ہے۔ جیسا کہ سورہ البقرۃ: آیت نمبر ۲۹، سورۃ القصص: آیت نمبر ۰۴، سورۃ الزلزلۃ: آیت نمبر ۰۲، اور سورۃ الاعراف: آیت نمبر ۷۴ کا مطالعہ بتاتا ہے کہ:

اسلامی شریعت ماحول، کو مقامی طول و عرض کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ ماحولیات کے ماہرین نے ماحول کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے:

(1)قدرتی ماحول یعنی طبعی و فطری ماحول (۲)انسانی ماحول۔

قدرتی ماحول کے اندر وہ تمام چیزیں اور مظاہر شامل ہیں جو انسانی مرضی سے متاثر نہیں ہوتے، جیسے ہوا، پانی، زمین، روشنی، بے جان اشیاء، جانور، پودے، معدنیات اور دیگر۔ دوسری طرف، انسانی ماحول سے مراد انسان اور ان کی تمام سائنسی، فکری، صنعتی اور دیگر کامیابیاں ہیں جو انہوں نے اپنی زندگی کو آسان بنانے کے لیے ایجاد کی ہیں۔

اسلام نے ماحولیات کا ایک منفرد تصور قائم کیا ہے، جسے وہ دو اہم جہانوں میں تقسیم کرتا ہے: ایک کا تعلق غیر ارادی، غیر احتسابی دنیا سے ہے، جو قدرتی و نامیاتی ماحول پر مشتمل ہے، جیسا کہ پودے، حیوانات، روشنی جیسے غیر نامیاتی عناصر، درجہ حرارت، اس کے علاوہ بے شمار قدرتی عناصر موجود ہیں۔ دوسری طرف ایک جہاں ہے، جس کا ہر فرد مکلف ہے، یعنی انسان اور وہ سب کچھ جو اس سے آگے پیدا ہوتا ہے اور شعور اور ارادے سے مالا مال ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا سے یہ بات واضح ہے کہ اسلام نے ماحول کا ایک جامع تصور قائم کیا ہے جو انسانوں اور ان کی تخلیقات کے ساتھ ساتھ جانوروں، پودوں، بے جان چیزوں، پانی اور ہوا کو بھی محیط ہے۔ اسلام نے انسانوں کو اس سلسلہ میں سر فہرست رکھا ہے اور انسانوں کو زمین پر اللہ کا نائب (خلیفہ) مانتے ہوئے ان تمام عناصر کو ان کی خدمت کے لیے مسخر کر دیا ہے۔

پاکستانی قانون میں ماحولیات کا مفہوم

پاکستان کے ایکٹ ۱۹۹۷ (Environmental Protection Act, ۱۹۹۷ (کے تحت ماحول کی درج ذیل تعریف کی گئی ہے:

"Environment “means the surroundings in which humans, plants, animals, and other living organisms exist and interact, including air, water, land, flora, fauna, and all other natural resources. It also includes the interaction between these elements that affect the health and

well-being of humans and other living organisms. This includes factors such as air pollution, water pollution, soil contamination, and other environmental elements that may impact the health and welfare of living beings("Act, 1997)

ماحول سے مراد وہ قدرتی وسائل اور عوامل ہیں جو انسانوں اور دیگر جانداروں کی زندگی کو متاثر کرتے ہیں، جن میں ہوا، پانی، زمین، نباتات، جانور، اور ان سب کے آپس میں تعلقات شامل ہیں۔ اس میں فضائی آلودگی، آبی آلودگی، مٹی کی آلودگی اور دیگر ماحولیاتی عوامل شامل ہیں جو انسانوں اور دیگر جانداروں کی صحت اور فلاح کو متاثر کر سکتے ہیں۔

بین الاقوامی قانون میں ماحولیات کا مفہوم

ماحولیات کے بارے میں اقوام متحدہ کی بین الاقوامی کانفرنس، جو ۱۹۷۲ء میں سویڈن میں منعقد ہوئی، اس میں ماحولیات کی یہ تعریف کی گئی ہے:

"Environment" refers to the sum of all external conditions and influences affecting the life and development of organisms. It encompasses all the physical, chemical, biological, and social factors that surround an organism, influencing its survival and well-being("United Nations: 1992)

"ماحول" سے مراد حیاتیات کی زندگی اور نشوونما کو متاثر کرنے والے تمام بیرونی حالات اور اثرات کا مجموعہ ہے۔ اس میں وہ تمام جسمانی، کیمیائی، حیاتیاتی اور سماجی عوامل شامل ہیں جو کسی جاندار کو گھیرے ہوئے ہیں، جو اس کی بقا اور بہبود کو متاثر کرتے ہیں۔"

مذکورہ بالا تعریفات سے معلوم ہوتا ہے کہ تقابلی قانون ماحولیات کے مفہوم میں اسلامی شریعت سے ہم آہنگ ہے۔ درحقیقت، کچھ معاصر قانون سازی نے ماحول کے مفہوم میں تنگ نظری کا مظاہرہ کیا ہے، جو صرف قدرتی عناصر تک محدود ہے۔ تاہم، ماحول کے وسیع تر تصور میں دو اہم عناصر شامل ہیں، جو یہ ہیں:

- قدرتی ماحول: بشمول ہوا، پانی، زمین، پودے، جانور اور دیگر قدرتی وسائل۔
- انسان کا بنایا ہوا ماحول: جس میں انسانی سرگرمیاں، ترقیات اور تخلیقات شامل ہیں جو ماحول کو متاثر کرتی ہیں اور اس کی تشکیل کرتی ہیں۔

ماحول کو درپیش مختلف نقصان دہ صورتیں

عصر حاضر میں ماحول کے حوالے سے دنیا کو، خاص کر پاکستان کو جس طرح کی صورت حال کا سامنا ہے، ان میں سے اہم ترین صورت ماحولیاتی آلودگی ہے۔ عالمی ماہرین نے ماحولیاتی آلودگی کو سب سے سنگین مسائل میں سے ایک قرار دیا ہے۔ انسانی ماحول میں جو صنعتی اور تکنیکی انقلاب آیا ہے، اس کی وجہ سے ہمارے ماحول کو آلودگی کا سنگین خطرہ درپیش ہے۔ آلودگی کے ماخذ اور اس کے اثرات کو دیکھتے ہوئے، مختلف صورتیں سامنے آتی ہیں، جیسا کہ:

اول: اپنی اصل اور ماخذ کے اعتبار سے ماحولیاتی آلودگی

اس قسم کی دو صورتیں ہیں، ایک کا تعلق قدرتی آلودگی سے ہے، جیسا کہ آتش فشاں پھٹنا، جنگلات کی آگ، آندھی طوفان، یا اس طرح کے دیگر قدرتی عوامل۔ قدرتی ماحول کو آلودہ کرنے میں ان عوامل کا بھی اہم دخل ہے، تاہم یہ بہت بڑے پیمانے پر ہوتے ہیں، اس لیے ان سے بچاؤ تقریباً ناممکن ہوتا ہے۔

دوسری قسم کا تعلق اس آلودگی سے ہے جو انسان کی جانب سے کی گئی مختلف کارستانیوں کے رد عمل کی صورت میں سامنے آتی ہے۔ جیسا کہ صنعتی اخراج، فضلے کی نکاسی، مختلف قسم کی کیمیکلز کا اخراج، پلاسٹک کے فضلے، اور دیگر بہت سی چیزیں ہیں جو انسانی ماحول کو آلودہ کر رہی ہیں ، اور اس حد تک بڑھ چکی ہیں کہ اگر ان کا سد باب نہ کیا گیا تو آنے والے زمانے میں زمین پر رہنا ناممکن نہیں تو کٹھن ضرور ہو جائے گا۔
انسان کی جانب سے پیدا کردہ آلودگی کی صورتوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

فضائی آلودگی

یہ آلودگی اس وقت ہوتی ہے جب مضر گیسیں، ذرات، اور کیمیکلز ہوا میں شامل ہو کر فضا کو آلودہ کرتے ہیں۔ یہ انسانی صحت اور ماحولیاتی نظام کے لیے نقصان دہ ہے۔ عام ذرائع میں صنعتی اخراج، گاڑیوں کا دھواں، اور جنگلات کی آگ شامل ہیں۔

سمندری آلودگی

سمندر اور دیگر آبی ذخائر آلودہ ہو جاتے ہیں جب انسانی سرگرمیوں سے مضر مادے، جیسے تیل کے رساؤ، صنعتی فضلہ، یا پلاسٹک کے ذرات، پانی میں شامل ہو جاتے ہیں۔ یہ آبی حیات اور ماحولیاتی توازن کو شدید نقصان پہنچاتی ہے۔

زمین کی آلودگی

یہ آلودگی اس وقت ہوتی ہے جب زہریلے مادے، جیسے کیمیکل، پلاسٹک، یا صنعتی فضلہ، زمین میں شامل ہو کر اس کی زرخیزی اور حیاتیاتی توازن کو خراب کرتے ہیں۔ یہ آلودگی زراعت، پانی کے ذخائر، اور انسانوں کے لیے کافی خطرناک ہے۔

مذکورہ بالا تینوں اقسام کی آلودگی انسانی ماحول کے لیے نقصان دہ ہیں، لیکن ان کا اثر مختلف عوامل پر منحصر ہوتا ہے، جیسے آلودگی کی شدت، پھیلاؤ کا دائرہ، اور اس کا انسانی زندگی پر فوری یا طویل مدتی اثر۔ تاہم، فضائی آلودگی انسانی ماحول کے لیے درج ذیل وجوہات کی بنا پر سب سے زیادہ نقصان دہ سمجھی جاسکتی ہے:

براہِ راست انسانی صحت پر اثرات

- فضائی آلودگی سانس کے امراض، دل کی بیماریوں، اور کینسر جیسی بیماریوں کا سبب بنتی ہے۔
- عالمی ادارۂ صحت (WHO) کے مطابق، فضائی آلودگی کی وجہ سے ہر سال لاکھوں اموات ہو جاتی ہیں۔

گلوبل وارمنگ اور ماحولیاتی تبدیلی

- فضائی آلودگی گرین ہاؤس گیسوں، جیسے کاربن ڈائی آکسائیڈ اور میتھین، کے اخراج کا سبب بنتی ہے، جو گلوبل وارمنگ اور ماحولیاتی تبدیلیوں کو بڑھاتی ہے۔
- ان تبدیلیوں کے نتیجے میں قدرتی آفات، جیسے سیلاب، قحط، اور گرمی کی لہریں، زیادہ عام ہو رہی ہیں۔

دیگر آلودگیوں کو بڑھاوا دینا

فضائی آلودگی سمندری اور زمینی آلودگی کو بھی بڑھا سکتی ہے۔ مثال کے طور پر، فضائی آلودگی کے نتیجے میں بارش کے ذریعے زہریلے مادے زمین اور پانی میں شامل ہو سکتے ہیں، جس سے یہ دونوں مزید آلودہ ہو جاتے ہیں۔
فضائی آلودگی نہ صرف انسانی صحت بلکہ عالمی ماحولیاتی نظام کے لیے بھی فوری اور طویل مدتی خطرہ ہے۔ اس کے اثرات دوسرے آلودگی کے مسائل کو مزید بڑھا سکتے ہیں، اس لیے اسے انسانی ماحول کے لیے سب سے زیادہ نقصان دہ سمجھا جاسکتا ہے۔

یہ بات قابل غور ہے کہ آلودگی اپنی تمام شکلوں میں انسانی صحت اور زندگی کو منفی طور پر متاثر کرتی ہے۔ پانی کی آلودگی کی وجہ سے سالانہ ۸۰ لاکھ سے زائد افراد موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں، اس کے علاوہ اربوں لوگ اس کی وجہ سے ہونے والی مختلف بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ (سفیان: ۲۰۱۳)

مزید بر آں، فضائی آلودگی اور آلودہ ہوا کے سانس لینے کی وجہ سے ہر سال ۲۱۱,۰۰۰ سے ۵۱۱,۰۰۰ کے درمیان لوگ مر جاتے ہیں، جن میں سے نصف بچے ہوتے ہیں۔ مزید بر آں، ۴۱۱ ملین سے ۱۱۷ ملین افراد، جن میں زیادہ تر خواتین اور بچے ہیں، ہوا میں دھوئیں کے اخراج کی وجہ سے مختلف بیماریوں کا شکار ہیں۔ اس وجہ سے ممالک کو ماحولیات کے تحفظ کے لیے مختلف ملکی اور بین الاقوامی قانون سازی کرنے اور ایسے تحفظات کے نفاذ کو یقینی بنانے کے لیے ادارے قائم کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ تاہم یہ بات قابل ذکر ہے کہ اسلامی شریعت نے ایسے اقدامات سے متعلق صدیوں پہلے بات کی تھی، جن پر آئندہ حصے میں تفصیل سے بحث کی جائے گی۔

پاکستان کو درپیش ماحولیاتی چیلنجز

جیسا کہ ماقبل میں بیان ہوا کہ دنیا کو جس طرح کے ماحولیاتی چیلنجز کا سامنا ہے، ان میں سے سب زیادہ نقصان دہ فضائی آلودگی ہے، بعینہٖ اسی طرح پاکستان بھی آلودگی کی اس قسم کا کافی عرصہ سے شکار ہے۔ ذیل میں چند بنیادی مسائل کا تذکرہ کیا جاتا ہے:

سموگ

پاکستان کے علاقے پنجاب، جو آبادی کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے، میں ہر سال سردیوں میں سموگ ڈیرے ڈال لیتی ہے۔ اس وجہ سے مختلف بیماریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے جیسا کہ سانس کی بیماری، آنکھوں کی جلن اور الرجی وغیرہ۔

سموگ کی بنیادی وجوہات کا اگر جائزہ لیا جائے تو اس میں سر فہرست درج ذیل چیزیں ہیں:

- دھواں چھوڑتی گاڑیاں اور صنعتی آلودگی۔
- فصلوں کی باقیات کو جلانا۔
- لکڑی اور کوئلہ کا بے جا اور غیر محتاط استعمال۔ (SDPI), ۲۰۲۰)

پانی کی قلت

پاکستان دیگر دنیا کی طرح، ان ممالک میں شامل ہے، جہاں آئے روز پانی کی قلت ہو رہی ہے۔ جس کی بنیادی وجوہات یہ ہیں:

- گلیشیئرز کا تیزی سے پگھلنا۔
- ملک بھر میں پانی کے استعمال میں بے احتیاطی اور ناقص انتظامات
- پانی کے استعمال میں غیر قانونی حرکتیں۔

اس کے علاوہ اگر اثرات کا جائزہ لیا جائے تو پانی کے استعمال میں کی جانے والی بنیادی غلطیوں کا اثر زراعت اور پینے کے صاف پانی پر پڑتا ہے۔ جس سے ظاہر ہے انسانوں میں بیماریاں پھیلنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ اگر دیکھا جائے تو ملک کے بڑے شہروں میں واقع صنعتوں سے نکلنے والا زہریلا پانی، تیزاب، گیسیں،، دھواں، کچرے کو جلانا وغیرہ بھی، ہوا اور پانی میں آلودگی کا باعث بنتا ہے، جس کی وجہ سے الرجی اور جلد کی بیماریاں پھیلتی ہیں۔

جنگلات کی کٹائی

دنیا کے دیگر ممالک کے مقابلے میں پاکستان ایک ایسا ملک ہے جہاں جنگلات کی کٹائی میں آئے روز اضافہ ہو رہا ہے۔ جس کی وجہ سے ماحول میں عدم توازن، بارشوں میں کمی یا بے موسمی بارشیں، سیلاب اور ان جیسی دیگر آفات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ (FAO:۲۰۲۰)

کچرے کی صفائی کا ناقص انتظام

پاکستان میں کوڑا کرکٹ اور کچرے کو جلانے کا کوئی مناسب و بہتر انتظام نہیں ہے جس کی وجہ سے زمینی اور آبی آلودگی کے سامنا لاحق ہے، جانداروں کی صحت آئے روز بدتر ہوتی جارہی ہے۔

اسی طرح پاکستان میں اگرچہ ماحولیاتی تحفظ کے لیے قانون تو بنادیا گیا ہے لیکن عمل درآمد نہ ہونے کے برابر ہے، جس کی وجہ سے صنعتی اور شہری علاقوں میں مسائل مسلسل بڑھتے چلے جارہے ہیں۔

پاکستان میں ماحولیاتی تحفظ کے لئے قائم کردہ قوانین

دیکھا جائے تو پوری دنیا میں موجود تمام ممالک ماحول کے تحفظ کو نہ صرف یہ کہ اہم سمجھتے ہیں بلکہ اس کے لیے قانون سازی بھی کرتے ہیں۔ بین الاقوامی ماحولیاتی قانون، دراصل قانون کا نسبتاً جدید شعبہ سمجھا جاتا ہے۔ یہ قانون متعدد بین الاقوامی معاہدوں پر مشتمل ہے، جس نے مختلف ماحولیاتی شعبوں بشمول زمینی، سمندری اور ماحولیاتی نظام کے تحفظ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ مختلف اندازوں کے مطابق ماحولیات سے متعلق ۵۰۰ سے زیادہ بین الاقوامی معاہدوں کا وجود ہے، جن میں سے ۳۲۳ علاقائی ماحول سے متعلق ہیں۔ ان میں سے نصف سے زیادہ معاہدے ۱۹۷۲ میں اسٹاک ہوم کانفرنس کے بعد کے عرصے میں قائم ہوئے۔ (علی ابوھیف:۱۹۹۵ء)

چونکہ ہمارا موضوع صرف پاکستان کے ماحول تک محدود ہے اس لیے اگر ماحول سے متعلق بین الاقوامی سطح پر کی جانے والی قانون سازی کا مکمل جائزہ پیش کیا جائے تو یہ طوالت کا باعث بنے گا، اس لیے صرف اتنا ذکر کافی ہے کہ بین الاقوامی سطح پر ہونے والی قانون سازی میں صرف زمینی ماحول نہیں بلکہ فضائی اور بحری ماحول کے تحفظ کو بھی اہم سمجھا گیا ہے۔ (عطاءاللہ:۲۰۱۳)

ماحولیات سے متعلق پاکستانی قانون کا اگر جائزہ لیا جائے تو ہمیں مختلف قسم کے قانون دیکھنے کو ملتے ہیں جیسا کہ:

پاکستان ماحولیاتی تحفظ آرڈیننس، ۱۹۸۳

یہ پاکستان کا ماحولیات سے متعلق بنایا جانے والا پہلا قانون تھا، جس میں وفاق اور صوبوں کے لیے الگ الگ قانون سازی کی گئی تھی۔ اس میں ذکر کردہ اہم نکات میں سے ماحولیاتی پالیساں بنانا، اور خلاف ورزی کرنے والے کے لیے مختلف سزائیں تجویز کرنا تھا۔ تاہم یہ آرڈیننس ۱۹۹۷ء میں ایک نئے ایکٹ کے ذریعے منسوخ کر دیا گیا۔

پاکستان ماحولیاتی تحفظ ایکٹ، ۱۹۹۷

یہ ایکٹ ایک نہایت ہی اہم پیش رفت کا حامل ہے، جس کے اہم نکات میں سے قومی ماحولیاتی کوالٹی سٹینڈرڈز کا تعین، ماحولیاتی اثرات کی تشخیص کا ضروری نفاذ اور ایکٹ کے خلاف جانے والوں کے لیے قانونی کاروائی سرفہرست ہیں۔ (Act, ۱۹۹۷.)

اس کے علاوہ بھی مختلف ایکٹس کے ذریعے قانون سازی ہوتی رہی ہے، جیسا کہ جنگلی حیات کے تحفظ اور ان کی افزائش نسل کے لیے "پاکستان وائلڈ لائف آرڈیننس، ۱۹۷۱ء"، جنگلات کے تحفظ کے لیے اور غیر قانونی کٹائی کے خاتمے کے لیے، "قومی جنگلات پالیسی، ۲۰۱۵ء"، موسمیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کے لیے "موسمیاتی تبدیلی ایکٹ، ۲۰۱۲ اور ۲۰۱۷ء"، یہ دونوں ایکٹ دراصل موسمیاتی تبدیلی کی وجہ سے درپیش

مختلف مسائل کے لیے ایک جامع فریم ورک مہیا کرتے ہیں، جس میں زراعت، پانی اور توانائی کے شعبوں کو خاص طور پر موضوع بحث بنایا گیا ہے، ساتھ ہی اس پہلو پر بھی زور دیا گیا ہے کہ کاربن کے اخراج میں کمی کو یقینی بنایا جائے۔

اس کے علاوہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد صوبائی سطح پر بھی مختلف قانون سازیاں کی گئی ہیں، جس میں صوبہ پنجاب نے ماحولیاتی تحفظ کے لیے کونسل کا قیام کیا، صوبائی سطح پر NEQS کو نافذ کیا، سندھ نے صنعتی فضلہ پر قابو پانے کے لیے قانون سازی کی، بلوچستان نے قدرتی وسائل کے تحفظ اور ماحولیاتی آلودگی کو کم کرنے کے لیے قانون سازی کی، اسی طرح کے پی کے صوبے نے جنگلات کے تحفظ اور شفاف پانی کے منصوبوں کو یقینی بنانے کے لیے اہم اقدامات کیے۔ (protection-act-۲۰۱۲)

شریعت اسلامی میں ماحولیاتی تحفظ کی تعلیمات

اسلامی شریعت نے ماحول کو آلودگی سے بچانے پر بہت زور دیا ہے، اس کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے کسی بھی قسم کے نقصان کو جو اس کو متاثر کر سکتا ہے، اس سے متعلق تعلیمات فراہم کی ہیں، تحفظ کی ضمانت کے لیے عام اصول قائم کیے ہیں، جس کا مقصد بنی نوع انسان کو بطور خلیفہ اس سے اور اس کے متنوع وسائل سے مستفید ہونے کے قابل بنانا ہے۔

اسلامی شریعت میں ماحولیاتی تحفظ کے تصور کی بنیاد اس اصول پر رکھی گئی ہے کہ مسلمان زمین پر اللہ کا خلیفہ ہے، اس کا مالک نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو اس کے پودوں، حیوانات اور دیگر وسائل سمیت انسانی فائدے کے لیے مسخر کیا ہے اور انسانیت کو ہوا، سورج کی روشنی اور پانی جیسی نعمتوں سے نوازا ہے۔ اس نے زندگی گزارنے اور اس کی نعمتوں سے لطف اندوز ہونے کے لیے موزوں ماحول فراہم کیا ہے۔ لہٰذا ہر ایک مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے اس کی بہتری کے لیے کوشش کرے اور اس کو بگاڑنے سے گریز کرے اور اس کے وسائل کے استعمال میں عدل وانصاف پر عمل کرے تاکہ موجودہ اور آنے والی نسلیں اس سے مستفید ہو سکیں۔ اس مفہوم پر قرآن وسنت اور فقہ اسلامی واضح طور پر دلالت کرتے ہیں، جس کو ذیل میں تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے:

قرآن کریم میں ماحولیاتی تحفظ کی تعلیمات

قرآن کریم ماحولیاتی تحفظ سے متعلق نہایت واضح ہے، متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ نے اس حوالے سے بہت سی تعلیمات فراہم کی ہیں جیسا کہ:
"هُوَ ٱلَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي ٱلۡأَرۡضِ جَمِيعٗا ثُمَّ ٱسۡتَوَىٰٓ إِلَى ٱلسَّمَآءِ فَسَوَّىٰهُنَّ سَبۡعَ سَمَٰوَٰتٖۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيۡءٍ عَلِيم"(البقرۃ:۲۹)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:
"وَٱذۡكُرُوٓاْ إِذۡ جَعَلَكُمۡ خُلَفَآءَ مِنۢ بَعۡدِ عَادٖ وَبَوَّأَكُمۡ فِي ٱلۡأَرۡضِ تَتَّخِذُونَ مِن سُهُولِهَا قُصُورٗا وَتَنۡحِتُونَ ٱلۡجِبَالَ بُيُوتٗاۖ فَٱذۡكُرُوٓاْ ءَالَآءَ ٱللَّهِ وَلَا تَعۡثَوۡاْ فِي ٱلۡأَرۡضِ مُفۡسِدِينَ٧٤"(الاعراف:۷۴۔)

اللہ تعالیٰ کی کتاب کا باریک بینی سے اگر جائزہ لیا جائے تو بے شمار ایسی قرآنی آیات کا انکشاف ہوتا ہے جس میں ماحولیات کے تحفظ پر زور دیا گیا ہے اور اس کے عناصر جیسے زمین، پانی، ہوا اور انسانیت کو نقصان پہنچانے سے منع کیا گیا ہے۔ یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اسلام میں ماحولیاتی تحفظ قانون سازی سے پہلے ایک مذہبی فریضہ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:
"وَلَا تُفۡسِدُواْ فِي ٱلۡأَرۡضِ بَعۡدَ إِصۡلَٰحِهَاۚ ذَٰلِكُمۡ خَيۡرٞ لَّكُمۡ إِن كُنتُم مُّؤۡمِنِينَ٨٥﴾ ایک اور جگہ فرمایا:﴿إِنَّ فِي خَلۡقِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ وَٱخۡتِلَٰفِ ٱلَّيۡلِ وَٱلنَّهَارِ وَٱلۡفُلۡكِ ٱلَّتِي تَجۡرِي فِي ٱلۡبَحۡرِ بِمَا يَنفَعُ ٱلنَّاسَ وَمَآ

أَنزَلَ ٱللَّهُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مِن مَّآءٍ فَأَحۡيَا بِهِ ٱلۡأَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَآبَّةٖ وَتَصۡرِيفِ ٱلرِّيَٰحِ وَٱلسَّحَابِ ٱلۡمُسَخَّرِ بَيۡنَ ٱلسَّمَآءِ وَٱلۡأَرۡضِ لَأٓيَٰتٖ لِّقَوۡمٖ يَعۡقِلُونَ ١٦٤ "(الاعراف:۸۵۔)

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانی ماحول میں پانی ایک عظیم نعمت ہے، ہر ایک انسان کا یہ بنیادی فریضہ ہے کہ وہ پانی کو آلودہ ہونے سے بچائے اور اس کے تحفظ کو یقینی بنائے بایں صورت کہ پانی استعمال کرتے ہوئے کسی قسم کی بے احتیاطی نہ کی جائے۔

اسلام کی تعلیمات یہ ہیں کہ زمین کے امن و امان کو خراب ہونے سے بچایا جائے اور ہر لمحہ اس کے اصلاح کی کوشش کی جائے، اسلام میں اعتدال کی ترغیب اور اسراف سے بچاؤ کا کہا ہے، جو ماحول کے تحفظ کے لیے نہایت ضروری ہے۔ ماحول کا تحفظ اسلامی شریعت کے اہم مقاصد میں سے ہے، جس سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام کے قوانین ایک حکیم ذات نے مقرر کیے ہیں۔ امام غزالی نے اسلامی شریعت کے مقاصد کو پانچ چیزوں میں منقسم کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ:

"ومقصود الشرع من الخلق خمسة : وهو أن يحفظ عليهم دينهم، ونفسهم، وعقلهم، ونسلهم، ومالهم، فكل ما يتضمن حفظ هذه الأصول الخمسة فهو مصلحة، وكل ما يفوت هذه الأصول فهو مفسدة، ودفعها مصلحة"(الغزالی:۱۹۹۳)

تخلیق سے متعلق شریعت کا مقصد پانچ چیزوں پر مشتمل ہے: یعنی تحفظ دین، تحفظ جان، تحفظ عقل، تحفظ نسل اور تحفظ مال۔ اور ہر وہ چیز جو ان پانچ ضروری چیزوں کی حفاظت کو یقینی بناتی ہے اسے مصلحت سمجھا جاتا ہے، اور جو شے ان پانچ مقاصد کے فوت ہونے کا باعث ہو، اسے مفسدہ سمجھا جاتا ہے، جس کو روکنا بذات خود مصلحت ہے۔

امام غزالی نے شریعت کے جو پانچ مقاصد ذکر کیے ہیں، ان میں سے ہر ایک مقصد کا احترام، رعایت اور اس کا خیال رکھنا، تمام انسانی تصرفات میں لازم ہے۔

شاید ان میں سب سے اہم مقصد دین کا تحفظ ہے، جس میں ان متفقہ ممنوعات سے پرہیز کرنا بھی شامل ہے جو ہر دین میں ممنوع رہی ہیں۔ دین کی حفاظت کا گہرا تعلق ماحول کے ان عناصر کی دیکھ بھال سے ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے فائدے کے لیے بنایا ہے اور ان کے تسلسل کا ارادہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان عناصر کے خلاف زیادتی یا فساد کرنے سے خبردار کیا ہے۔ جب کوئی شخص اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہے تو دنیا میں اس کی خیر کو بڑھاتا ہے اور آخرت میں اس کا اجر دیتا ہے۔ اس کے برعکس اگر کوئی حد سے تجاوز کرتا ہے اور فساد پھیلاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کی برکت کو ختم کر دیتا ہے۔ (الحاج لخضر:۲۰۰۹-) جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسی مفہوم کو سورہ ابراہیم کی آیت نمبر ۳ میں واضح کیا ہے۔ اور کسی بھی نعمت کا شکر، یہ ہے کہ جو شے جس مقصد کے لیے بنائی گئی ہے، اسی مقصد کے لیے استعمال کی جائے، اس کے استعمال میں اس قدر توازن اور اعتدال ہو کہ وہ آنے والی نسلوں کے لیے بھی باعث نفع ہو، اگر اعتدال اور توازن سے کام نہ لیا جائے تو اس میں بگاڑ اور فساد پیدا ہو جائے گا، جس سے شریعت نے منع کیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

"ظَهَرَ ٱلۡفَسَادُ فِي ٱلۡبَرِّ وَٱلۡبَحۡرِ بِمَا كَسَبَتۡ أَيۡدِي ٱلنَّاسِ لِيُذِيقَهُم بَعۡضَ ٱلَّذِي عَمِلُواْ لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُونَ ٤١ "(الروم : ٤١۔)

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ انسان کے لیے ایسا کوئی بھی فعل کرنا درست نہیں ہے جو نہ صرف علاقائی بلکہ بین الاقوامی ماحول کے لیے نقصان دہ ہو، اگر وہ ایسا کرے گا تو نہ صرف اسے بلکہ ساری دنیا کو خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ نے انسانیت کے لیے غور و فکر، عبادت،

رہائش، فائدہ اٹھانے اور لطف اندوز ہونے کا ماحول بنایا ہے۔ لہٰذا انسان کے لیے یہ روا نہیں ہے کہ وہ ایسے اعمال کرے کہ جس سے اس ماحول کی فطرت وطبیعت میں بگاڑ پیدا ہو جائے۔

اس کے علاوہ بھی بے شمار ایسی آیات ہیں، جو انسانی ماحول کے تحفظ کو یقینی بنانے پر مشتمل ہیں، تاہم بنیادی تعلیمات ذکر ہو جانے کے بعد مزید کا تذکرہ طوالت کا باعث ہے، اس لیے ان کے ذکر سے اجتناب کیا جا رہا ہے۔

سنت نبوی ﷺ میں ماحولیاتی تحفظ کی تعلیمات

قرآن کریم کی طرح سنت رسول ﷺ میں بھی بے شمار ایسی تعلیمات موجود ہیں، جن کا مطمح نظر یہی ہے کہ انسانی ماحول کا تحفظ حتی الامکان یقینی بنایا جائے۔ نہ صرف یہ کہ ماحول کے تحفظ کو یقینی بنانے کے حوالے سے تعلیمات ملتی ہیں بلکہ اس موضوع کو ایمان کے ساتھ مرتبط کیا گیا ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

"الإيمان بضع وسبعون او، بضع وستون شعبة، فافضلها قول: لا إله إلا الله، وادناها إماطة الاذى عن الطريق، والحياء شعبة من الإيمان " (صحیح مسلم)

ایمان کے ستر سے اوپر یا ساٹھ سے اوپر اجزاء ہیں۔ سب سے افضل جز لا الہ الا اللہ کا اقرار ہے اور سب سے چھوٹا کسی اذیت (دینے والی چیز) کو راستے سے ہٹانا ہے اور حیا بھی ایمان کی شاخوں میں سے ایک ہے۔

اسی طرح آپ ﷺ نے شجر کاری اور جنگلاتی ماحول کے تحفظ کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ:

"إن قامت الساعة وفي يد أحدكم فسيلة، فإن استطاع ألا يقوم حتى يغرسها فليغرسها"(ابن حنبل ۲۰۰۱:)

اگر قیامت آجائے اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں ایک پودا ہو، پھر اگر اس کو اس کی قدرت ہو وہ قیامت کے قیام سے پہلے وہ پودا زمین میں لگا دے تو اسے وہ اسی وقت لگا دینا چاہیے۔

چونکہ ایک مسلمان کے لیے کوئی بھی عمل اس لحاظ سے زیادہ اہمیت کا حامل ہوتا ہے کہ آخرت میں اس پر اللہ تعالیٰ کیا اجر دیں گے، اسی لیے آپ ﷺ نے شجر کاری کی اخروی افادیت کو بھی اپنی تعلیمات میں ذکر کیا ہے جیسا کہ:

"ما من مسلم يغرس أو يزرع زرعا، فيأكل منه طيرٌ أو إنسان أو بهيمة إلا كان له به صدقة"(محمد زھیر:۱۴۲۲)

جو کوئی مسلم شجر کاری کرے، کوئی کھیتی بوئے، اور اس میں سے کوئی پرندہ، انسان یا جانور کھائے، تو اس کا یہ عمل اس کے لیے نیکی و صدقہ شمار ہو گا۔

مذکورہ احادیث میں شجر کاری کی جو تعلیمات دی گئی ہیں، کوئی بھی صاحب عقل اس کی افادیت سے انکار نہیں کر سکتا، کیونکہ پودے لگانا اور کاشت کرنا ماحول کو خوبصورت بناتا ہے، جس سے انسان اس کے نظارے سے لطف اندوز ہوتا ہے، اس کے درختوں کے نیچے سایہ حاصل کر سکتا ہے، اور دیگر بے شمار فوائد سے مستفید ہوتا ہے جیسے کہ آب و ہوا کو بہتر بنانا، مٹی کو محفوظ کرنا، گرد و غبار سے بچانا، اور ہوا کو آلودگی سے پاک کرنا۔

جنگلات کے تحفظ اور ماحول کی خوبصورتی کے لیے نہایت مفید تعلیمات دی گئی ہیں، اس کے ساتھ آپ ﷺ نے پانی کے تحفظ کو یقینی بنانے کی بھی تعلیمات دی ہیں جیسا کہ :

"لا يبولن أحدكم في الماء الدائم الذي لا يجري، ثم يغتسل فيه"(محمد زھیر:۱۴۲۲)

تم میں سے کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے غیر جاری پانی میں پیشاب نہ کرے، درحال کہ پھر اس میں ہی غسل کرنے لگے۔

اس حدیث میں جو تعلیمات دی گئی ہیں، اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ پانی کو آلودہ کرنا، کسی بھی طرح سے درست نہیں ہے، اس لیے کہ پانی انسان کی بنیادی ضروریات میں سے ہے، اگر یہ آلودہ ہو گیا تو اپنی ضروریات کے لیے استعمال کرنا، کسی بھی طرح کے نقصان سے خالی نہیں ہو گا، جیسا کہ ایک استعمال خود اس حدیث میں بیان ہوا ہے کہ اگر رکے ہوئے پانی میں پیشاب کیا جائے اور پھر اسی پانی کو غسل کے لیے استعمال کیا جائے تو ظاہر بات ہے کہ ایسا کرنا شرعی لحاظ سے تو درست ہے ہی نہیں، طبی لحاظ سے بھی غلط ہے۔

اسی طرح آپ ﷺ نے پانی پینے کے دوران، برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا ہے، کیونکہ اس سے مختلف قسم کی بیماریوں کا اندیشہ ہوتا ہے۔ مزید یہ کہ آپ ﷺ نے بیمار کے سانس سے ہوا کو آلودہ کرنے سے بھی منع فرمایا ہے، اور اس بات پر روشنی ڈالی ہے کہ بیمار کے سانس سے بعض اوقات بیماری پھیل سکتی ہے۔

اگر بیمار کی سانس کا یہ حال ہے تو گاڑیوں، فیکٹریوں کے دھوئیں اور سمندر کی گہرائیوں میں پھینکے جانے والے نیوکلیئر ری ایکٹرز سے نکلنے والے زہریلے فضلے کس قدر آلودگی پھیلاتے ہوں گے؟ یہ سب چیزیں واضح طور پر نہ صرف انسانی زندگی بلکہ دیگر جانداروں کے لیے بھی نہایت نقصان کا باعث ہیں۔ بہت سے ممالک اپنے فضلے کو ٹھکانے لگانے میں الجھے ہوئے ہیں، اور ان میں سے کچھ، خاص طور پر ترقی یافتہ ممالک اسے ترقی پذیر ممالک کے سمندروں میں پھینکنے کی کوشش کرتے ہیں، اس کی پرواہ نہیں کرتے کہ اس سے مجموعی طور پر انسانی زندگی کو کیا نقصان پہنچتا ہے۔

مندرجہ بالا سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نبی کریم ﷺ ماحول کے اجزا مثلاً پانی، ہوا، پودوں، مٹی اور دیگر کے تحفظ کے متمنی تھے، انہوں نے اس ذمہ داری کو مسلمانوں کے ایمان سے جوڑ دیا، تاکہ اس سے ان کی وابستگی کو ایک مذہبی فریضہ کے طور پر دیکھا جائے گا۔ اگرچہ اور بھی بہت سی احادیث نبوی ہیں جو ہر طرح کے ماحول کی دیکھ بھال کا مطالبہ کرتی ہیں، تاہم موضوع کو سمیٹتے ہوئے صرف انہی احادیث پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

فقہ اسلامی میں ماحولیاتی تحفظ کی تعلیمات

اسلامی فقہ اور قضاء، دونوں میں ماحولیاتی تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے ایسے قوانین اور تجاویز ملتی ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ فقہ اسلامی میں بھی ہر وہ چیز ممنوع ہے جو کسی بھی طرح سے ماحول کو گدلا کرے یا اس کو نقصان پہنچائے۔ ذیل میں چند اہم نکات کے ضمن میں اس موضوع کو تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے۔

زمین کی حفاظت

فقہاء کی اکثریت کا یہ ماننا ہے کہ کسی بھی زمین کو بغیر کسی نفع بخش استعمال کے یوں ہی چھوڑ دینا درست نہیں ہے، تاہم اگر اس زمین کا کوئی بھی مثبت استعمال نہ ہو سکے تو اور بات ہے۔ اس موقف کو اپنانے کے لیے دراصل اس حدیث کو بنیاد بنایا گیا ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

"من احيا ارضا ميتة فهي له وليس لعرق ظالم فيه حق"(محمد زھیر:۲۳۳۵)

جو کوئی کسی بنجر زمین کو آباد کرے گا، وہ اس کا مالک بن جائے گا، اور اس میں کسی ظالم کا کوئی حق نہیں ہو گا۔

اسی طرح فقہائے کرام نے بھی یہ بھی کہا ہے کہ زمینوں کو صاف ستھرا رکھا جائے، ان کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے، راستوں میں کسی قسم کی گندگی نہ پھینکی جائے، رہائشی علاقوں میں اپنے آس پاس کے لوگوں کا خیال رکھا جائے، اور اس بات کا خوب اہتمام کیا جائے کہ تعفن پھیلانے والی چیزیں رہائشی علاقوں میں جمع نہ ہوں۔ (الکاسانی: ۱۹۸۲)

فضاء اور ہوا کی حفاظت

فقہاء نے اپنی قانونی تحریروں اور کتابوں میں فضائی آلودگی اور اس کے انتظام سے متعلق احکام کی نشاندہی کی ہے، ان کا کہنا یہ ہے کہ ہوا، اپنی فطری حالت میں، تمام لوگوں کا مشترکہ حق ہے، اس لیے اس کو نقصان پہنچانے یا خراب کرنے کا کسی کو حق نہیں ہے۔ (محي الدين: ۲۰۰۰)

حیوانات کی حفاظت

فقہائے کرام نے حیوانات کے تحفظ کے لیے ایسے احکامات واضح کیے ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بھی ایسا اقدام، جس سے حیوانات کی نسل ناپید ہو جائے درست نہیں ہے۔ انہوں نے اپنی کتابوں میں ان جانوروں کی تفصیل بیان کی ہے جن کو مارنا جائز ہے اور جن کو مارنا جائز نہیں ہے۔

نباتات اور پانی کی حفاظت

فقہاء نے پودوں اور پانی سے متعلق احکام پر بہت توجہ دی ہے۔ انہوں نے جنگوں کے دوران درختوں کو کاٹنے سے منع کیا اور پانی کو زندگی کا جوہر تسلیم کرتے ہوئے اس کے بے جا استعمال کی حوصلہ شکنی کی۔ انہوں نے مختلف مقاصد کے لیے درخت لگانے اور ان کی دیکھ بھال پر زور دیا، جیسے کہ خوراک، خوشگوار خوشبو، ادویاتی استعمال اور اس کے علاوہ دیگر اہم امور میں استعمال کے دوران احتیاط کرنی چاہیے۔ یہ اقدامات قدرتی وسائل کے تحفظ اور ان کے پائیدار استعمال کو یقینی بنانے پر اسلامی تصور کی عکاسی کرتے ہیں۔ (احمد: ۱۹۹۵)

چونکہ ماحول کا تحفظ اسلامی شریعت کے پانچ بنیادی مقاصد میں شمار ہوتا ہے، اس لیے ان مقاصد کو نقصان پہنچانا دین کے بنیادی اصولوں کی خلاف ورزی تصور کیا جاتا ہے۔ لہٰذا، فقہاء نے ان بنیادی مقاصد کے تحت چند عمومی قواعد وضع کیے ہیں جن کے تحت ماحولیاتی تحفظ کو بھی شامل کیا گیا ہے، جیسا کہ ایک فقہی اصول یہ ہے "الضرر یزال" یعنی نقصان کو ختم کرنا ضروری ہے، اسی طرح ایک اور اصول ہے کہ "لا ضرر ولا ضرار" (عبد الرحمٰن: ۱۴۰۳) نہ تو نقصان دیا جائے گا اور نقصان برداشت کیا جائے گا۔ ان دونوں اصولوں سے واضح ہوتا ہے کہ فقہ اسلامی میں کسی بھی ایسی صورت کو برداشت نہیں کیا گیا کہ جس میں کسی انسان کو خود یا کسی اور کو نقصان ہو رہا ہو، اور ظاہر ہے ان اصولوں کا مفہوم ہی یہ بتا رہا ہے کہ فقہ اسلامی ماحولیاتی بگاڑ کے سخت مخالف ہے۔ اسلامی شریعت نے قرآن، سنت اور علمی اجتہاد کے ذریعے انسانیت کو ماحول سے جوڑا ہے تاکہ اس کی ترقی کو فروغ دیا جا سکے، اسے آلودگی سے بچایا جا سکے اور ایک متوازن انسانی زندگی کا حصول ممکن بنایا جا سکے۔

مذکورہ بالا تمام تر تفصیلات سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ ماحولیات کے لیے جامع تحفظ فراہم کرنے کے حوالے سے اسلام دور حاضر کے تمام تر قوانین، چاہے وہ پاکستانی سطح پر ہوں یا بین الاقوامی سطح پر، پر سبقت رکھتا ہے۔ اسلام نے اس مقصد کے لیے نہ صرف یہ کہ عمومی اصول قائم کیے ہیں، بلکہ ماحول کی حفاظت کو مذہب، جان، نسب، عقل اور دولت کے تحفظ کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔ اسلام انسانوں کو اس کائنات میں مرکزی عنصر کے طور پر دیکھتا ہے۔ اگر وہ سیدھے ہوں تو ہر چیز کی ترقی ہوتی ہے اور اگر ان میں بگاڑ آجائے تو سب کچھ بگڑ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے

انسانیت کو کائنات کا خلیفہ مقرر کیا اور انہیں اس کے تابع کیا کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں، اس کے احکام کی تعمیل کریں اور اس کی حرام کردہ اشیاء سے بچیں۔

نتائج

ماقبل میں کی گئی بحث کے درج ذیل نتائج سامنے آتے ہیں:

- اسلامی قانون کا تعلق چودہ صدیوں سے بھی پہلے ماحولیات کے تحفظ سے رہا ہے، کیونکہ اس نے ایسے اقدامات قائم کیے ہیں جن کا مقصد انسانی معاشرہ کو آلودگی سے بچانا، صاف ستھرا ماحول فراہم کرنا، اور ایک ایسا صحت مند معاشرہ عطا کرنا ہے جو ہر ایک انسان کا بنیادی حق ہے۔
- پاکستان کا قانون متعدد ایسی قانونی دفعات سے بھرا پڑا ہے جس کا مقصد ماحول کو ہر قسم کی آلودگی سے بچانا ہے۔ تاہم، بدقسمتی سے، اس میں خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف ان دفعات کو مؤثر طریقے سے نافذ کرنے کے طریقہ کار کا فقدان ہے۔
- ماحولیاتی تحفظ کے میدان میں اسلام نے جو اصول اور بنیادیں قائم کی ہیں، وہ جدیدیت، تہذیب اور ترقی کے دعووں کے باوجود، اپنے وجود، جامعیت اور برتری میں، مقامی اور بین الاقوامی تنظیموں اور اداروں کے ذریعے نافذ کیے گئے اصولوں اور اقدامات پر سبقت رکھتے ہیں۔
- ماحولیاتی تحفظ کا مسئلہ مذہبی اور اخلاقی عنصر کے ساتھ ساتھ خلاف ورزی کرنے والوں کو ان کے اعمال کے لیے جوابدہ ٹھہرانے پر منحصر ہے۔

سفارشات و تجاویز

- ماحولیاتی تحفظ کو آئینی درجہ دینا اور اس کے نفاذ کو یقینی بنانے کے لیے خصوصی ماحولیاتی استغاثہ اور عدالتوں کا قیام کیا جائے، اس کے علاوہ ہر فرد کے آلودگی سے پاک ماحول میں رہنے کے حق کو دنیا بھر کے تمام ممالک کے آئین میں شامل کرنا، ماحول کے تحفظ کے لیے ضروری ہے۔
- تعلیم اور میڈیا کے اداروں میں ماحولیاتی مطالعہ کے مضمون کو متعارف کرانا ضروری ہے، مزید بر آں، پاکستانی یونیورسٹیوں میں ماحولیاتی علوم کے لیے ایک پوسٹ گریجویٹ ڈیپارٹمنٹ قائم کیا جائے، جو ماحولیاتی آگاہی اور تحقیق کو آگے بڑھانے میں اہم کردار ادا کرے گا۔
- سیمینارز اور کانفرنسوں کے انعقاد کے ذریعے ماحولیاتی آگاہی کو بڑھانا، ماحولیاتی تحفظ اور صنعتی فضلہ کی ری سائیکلنگ میں شامل اداروں کی معاونت کرنا، اور موثر ماحولیاتی تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے سخت حکومتی نگرانی کو نافذ کرنا پائیدار ماحولیاتی انتظام کے لیے اہم اقدامات ثابت ہو سکتے ہیں۔
- قانون کے ذریعے قائم کردہ ماحولیاتی پولیس کو فعال کرنا اور انہیں ماحولیاتی تحفظ میں مرکزی کردار دینے کے ساتھ ساتھ حکومت کی تین شاخوں، یعنی پارلیمنٹ، عدالت اور مقننہ کے درمیان تعاون کو یقینی بنانا ضروری ہے۔ یہ تعاون مؤثر ماحولیاتی تحفظ کے لیے درکار قانونی اور ادارہ جاتی فریم ورک کو تیار کرنے کی کوششوں کو مربوط کرنے میں مدد دے گا۔

حوالہ جات و حواشی

ابن منظور۔(دار المعارف، القاہرہ)۔لسان العرب۔ تحقیق:عبداللہ علی الکبیر، محمد احمد حسب اللہ، ہاشم محمد الشاذلی۔ جلد1، صفحہ382۔

Ibn Manzur. (Dar Al-Ma'arif, Al-Qahira). Lisan Al-Arab. Tahqiq: Abdullah Ali Al-Kabeer, Muhammad Ahmad Hasabullah, Hashim Muhammad Al-Shadhili. Vol. 1, p. 382.

الحشر: 09

Al-Hashr: 09

حسین مصطفی غانم۔(1997)۔الإسلام وحماية البيئة من التلوث. مطابع جامعة أم القرى، سعودی عرب۔صفحہ12-14۔

Hussain Mustafa Ghanem. (1997). Al-Islam wa Himayat Al-Bi'ah min Al-Talawwuth. Matabi' Jami'at Umm Al-Qura, Saudi Arabia. pp. 12-14

ساسی سفیان۔(2013)۔المسؤولية البيئية في المؤسسة الصناعية (حالة الجزائر). مجلة جيل حقوق الإنسان، عدد2، صفحہ19

Sasi Sufian. (2013). Al-Mas'ooliyah Al-Bi'iyyah fi Al-Mu'assasah Al-Sina'iyyah (Hala Al-Jaza'ir). Majallat Jeel Huquq Al-Insan, Issue 2, p. 19

ڈاکٹر علی ابوہیف۔(1995)۔القانون الدولي العام. دار المعارف، اسکندریہ۔

Dr. Ali Abu Haif. (1995). Al-Qanun Al-Duwali Al-'Aam. Dar Al-Ma'arif, Alexandria.

ابن عطا الله بن علیہ۔(2013)۔الحماية الدولية للحق في البيئة. مجلة جيل حقوق الإنسان، عدد2، صفحہ64۔

Ibn Attaullah bin Aliyah. (2013). Al-Himayah Al-Duwaliyyah lil-Haqq fi Al-Bi'ah. Majallat Jeel Huquq Al-Insan, Issue 2, p. 64.

قرآن مجید۔البقرہ:29۔

Quran Majeed. Al-Baqarah: 29.

قرآن مجید۔الاعراف:74۔

Quran Majeed. Al-A'raf: 74.

قرآن مجید۔الاعراف:85۔

Quran Majeed. Al-A'raf: 85.

قرآن مجید۔البقرہ:164۔

Quran Majeed. Al-Baqarah: 164.

غزالی، ابو حامد محمد بن محمد الطوسی۔ (1993). المستصفی۔ تحقیق: محمد عبدالسلام عبدالشافی۔ دار الکتب العلمیہ، جلد1، صفحہ174۔

Al-Ghazali, Abu Hamid Muhammad bin Muhammad Al-Tusi. (1993). Al-Mustasfa. Tahqiq: Muhammad Abd Al-Salam Abd Al-Shafi. Dar Al-Kutub Al-Ilmiyyah, Vol. 1, p. 174.

احمد المہدی بکراوی۔ (2009-2010). حماية البيئة أثناء النزاعات المسلحة: دراسة مقارنة بين الفقه الإسلامي والقانون الدولي العام. جامعة الحاج لخضر، الجزائر۔صفحہ15۔

Muhammad Al-Mahdi Bakkarawi. (2009-2010). Himayat Al-Bi'ah Athna' Al-Niza'at Al-Musallahah: Dirasah Muqaranah bayn Al-Fiqh Al-Islami wa Al-Qanun Al-Duwali Al-'Aam. Jami'at Al-Haj Lakhdar, Algeria, p. 15.

قرآن مجید. الروم: 41۔

Quran Majeed. Al-Rum: 41.

مسلم. (دار احیاء التراث العربی، بیروت). صحیح مسلم. تحقیق: محمد فؤاد عبد الباقی. کتاب الإیمان، باب شعب الإیمان، جلد 1، صفحہ 35، حدیث 58۔

Muslim. (Dar Ihya Al-Turath Al-Arabi, Beirut). Sahih Muslim. Tahqiq: Muhammad Fuad Abd Al-Baqi. Kitab Al-Iman, Bab Shu'ab Al-Iman, Vol. 1, p. 35, Hadith 58.

احمد بن حنبل. (2001). مسند احمد. تحقیق: شعیب الأرناؤوط و دیگران. مؤسسة الرسالة، بیروت، جلد 20، صفحہ 251، حدیث 12902۔

Ahmad bin Hanbal. (2001). Musnad Ahmad. Tahqiq: Shu'aib Al-Arna'ut et al. Mu'assasat Al-Risalah, Beirut, Vol. 20, p. 251, Hadith 12902.

بخاری. (1422). الجامع الصحیح. تحقیق: محمد زہیر بن ناصر الناصر. دار طوق النجاة، کتاب المزارعة، باب فضل الزرع والغرس إذا أكل منه، جلد 3، صفحہ 103، حدیث 2320۔

Al-Bukhari. (1422). Al-Jami' Al-Sahih. Tahqiq: Muhammad Zuhair bin Nasir Al-Nasir. Dar Tauq Al-Najah, Kitab Al-Muzara'ah, Bab Fadl Al-Zar' wa Al-Ghars Itha Ukl Minhu, Vol. 3, p. 103, Hadith 2320.

مجلة البحوث الإسلامية. الرئاسة العامة لإدارات البحوث العلمية والإفتاء. ع/71، صفحہ 175/56-

Majallat Al-Buhuth Al-Islamiyyah. Al-Ri'asah Al-'Ammah li Idarat Al-Buhuth Al-Ilmiyyah wa Al-Ifta. Issue 71, p. 56/175.

ندوی، محمد فہیم اختر. (2012). انٹرنیشنل فقہ اکیڈمی جدہ کے شرعی فیصلے. ایفا پبلیکیشنز، انڈیا، صفحہ 601-604۔

Nadwi, Muhammad Faheem Akhtar. (2012). International Fiqh Academy Jeddah ke Shari Faislay. IFA Publications, India, pp. 601-604.

قرافی. (1994). الذخیرہ. تحقیق: محمد حجی. دار الغرب، بیروت، لبنان، جلد 6، صفحہ 147-

Al-Qarafi. (1994). Al-Dhakhirah. Tahqiq: Muhammad Haji. Dar Al-Gharb, Beirut, Lebanon, Vol. 6, p. 147.

الکاسانی. (1982). بدائع الصنائع. دار الکتاب العربی، بیروت، لبنان، جلد 1، صفحہ 89۔

Al-Kasani. (1982). Bada'i Al-Sana'i. Dar Al-Kitab Al-Arabi, Beirut, Lebanon, Vol. 1, p. 89.

سرخسی. (2000). المبسوط. تحقیق: خلیل محی الدین المیس. دار الفکر، بیروت، جلد 16، صفحہ 84۔

Al-Sarakhsi. (2000). Al-Mabsut. Tahqiq: Khalil Muhyiddin Al-Mays. Dar Al-Fikr, Beirut, Vol. 16, p. 84.

قرافی. الذخیرہ. جلد 3، صفحہ 409۔

Al-Qarafi. Al-Dhakhirah. Vol. 3, p. 409.

الصاوی، احمد. (1995). بلغة السالک لأقرب المسالک. تحقیق: محمد عبدالسلام شاہین. دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، صفحہ 1119-

Al-Sawi, Ahmad. (1995). Bulghat Al-Salik li Aqrab Al-Masalik. Tahqiq: Muhammad Abd Al-Salam Shahin. Dar Al-Kutub Al-Ilmiyyah, Beirut, Lebanon, p. 1119.